امام ابو عوانہ کے فضل وکمال، ثقاہت و عدالت، حفظ و ضبط اور تبحر علمی کا اعتراف ارباب سیر و تذکرہ نویسوں نے کیا ہے اور ان کو ممتاز علمائے اسلام میں شمار کیا ہے۔ ۶۔
فقہی مسلک میں امام محمد بن ادریس شافعی (م ۲۰۴ھ) کے مذہب سے وابستہ تھے اور ان کی بدولت اسفرائن میں مذہب شافعی کی ترویج و اشاعت ہوئی۔ ۷۔

مسند ابو عوانہ ـــ امام ابو عوانہ کی مشہور تصنیف ہے۔ یہ دراصل صحیح مسلم پر مستخرج ہے۔ مستخرج محدثین کی اصطلاح میں اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی دوسری کتاب کی حدیثوں کو اس کی ترتیب، متون، اور طرق اسناد کے مطابق نقل کیا جاتا ہے۔ مسند ابو عوانہ میں امام مسلم کے طرق و اسناد کے علاوہ دوسرے طرق و اسناد اور بعض متون کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اس لئے اس کو صحیح بھی کہا جاتا ہے اور اس حیثیت سے مسند ابو عوانہ ایک مستقل تصنیف بن گئی ہے۔
علامہ ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں۔

صاحب الصحيح المسند المخرج على صحيح مسلم وله فيه زيادات عدة ۸۔

"ابو عوانہ صاحب صحیح مسند ہیں۔ ان کی کتاب صحیح مسلم پر تخریج کی گئی ہے لیکن اس میں متعدد اضافے بھی ہیں۔"

مسند ابو عوانہ کے ساتھ علمائے فن نے اعتنا کیا ہے۔ حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے المنتقی کے نام سے اس کی ۲۳۰ احادیث کو منتخب کیا ہے۔ ۹۔

مسند ابو عوانہ پہلی مرتبہ مولانا محمد ہاشم ندوی نے ایڈٹ کرکے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۶۲ھ اور ۱۳۶۳ھ میں دو جلدوں میں شائع کی اور اس پر مفید حواشی اور تعلیقات لکھے۔ دونوں جلدوں کے آخر میں ابواب و فصول کی مکمل فہرست، اسماء و اعلام کا انڈکس اور پہلی جلد میں مصنف اور تصنیف کے متعلق مفید معلومات درج کی ہیں۔ ۱۰۔

امام ابن حبان (م ۳۵۴ھ)

امام ابن حبان کا نام محمد بن حبان تھا۔ ۲۷۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۔ اور ۳۵۴ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ ۱۲۔ امام صاحب کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت

زیادہ ہے۔ امام ابن خزیمہ (م ۳۱۱ھ)، امام نسائی (م ۳۰۳ھ) اور ابو یعلی موصلی (م ۳۰۷ھ) کا نام ان کے اساتذہ کی فہرست میں شامل ہے۔ امام ابن خزیمہؒ سے آپ کا تعلق غیر معمولی تھا۔ سفر، حضر میں ان کے ساتھ رہتے تھے۔ فقہ، حدیث، اصول اور فرائض کی تعلیم آپ نے ان ہی سے حاصل کی۔ ۱۳۔

تحصیل حدیث کے لئے ابن حبان نے کئی شہروں کا سفر کیا۔ علامہ تقی الدین سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں:

"ابن حبان نے علم و فن کی تحصیل کے لئے اسکندریہ (مصر) مرو، نیشاپور، ہواز، ایلہ، بصرہ، واسط، بغداد، کوفہ، مکہ، موصل، حلب، انطاکیہ، حمص، بخارا، ماوراء النہر، عراق، حجاز، شام، اور جزیرہ کا سفر کیا اور ہر جگہ اساتذہ فن سے استفادہ کیا۔" ۱۴۔

ابن حبان کی ثقاہت و عدالت، فضل و کمال اور حفظ و ضبط کا ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔ علم حدیث کے علاوہ دوسرے علوم اسلامی پر بھی ان کی نظر گہری تھی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں:

"سوائے علم حدیث علوم دیگر ہم داشت، فقہ و لغت، طب و نجوم، فلک و ہندسہ را نیک می دانست۔" ۳۔

"وہ علم حدیث کے علاوہ دوسرے علوم اسلامی میں بھی درک رکھتے تھے۔ فقہ و لغت، طب و نجوم، فلک و ہندسہ سے خوب واقف تھے۔"

فقہی مسلک میں اپنے شیخ ابن خزیمہ کی طرح تقلید کی بجائے تفقہ و اجتہاد سے کام لیتے تھے اور ان کا شمار مجتہدین میں ہوتا ہے۔ ۱۵۔

امام ابن حبان صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ ان کی تصنیفات، کیفیت و کمیت دونوں کے اعتبار سے اہم اور علمائے فن و تحقیق کا ماخذ و مرجع ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

"ابن حبان نے ہر فن میں مفید کتابیں لکھی تھیں۔ علمائے اسلام میں ایسے جامع